## دار الافتاء جامعہ مدنیہ لاہور

حضرت مولانا ڈاکٹر عبدالواحد

مُدرّس و نائب مُفتی و فاضلِ جامعہ مدنیہ

سوال : نمازِ جنازہ کے فوراً بعد اپنی جگہ بیٹھ کر میّت کے لیے دُعا مانگنا جائز ہے یا نہیں صفوں کو توڑ چھوڑ کر یعنی اپنی جگہ سے ہٹ کر اُس جنازہ گاہ میں بیٹھ کر چند بار الحمد شریف اور قل شریف پڑھ کر ایصالِ ثواب کی نیت سے اسی میّت کے لیے اور تمام قبرستان والوں کے لیے اجتماعی طور پر دُعا مانگنا جائز ہے یا نہیں۔ مہربانی کر کے فقہ حنفی کے مطابق بمع حوالہ جات وصفحہ جات فتوٰی کی صُورت ارقام فرماویں۔

بعض لوگ کہتے ہیں کہ بعد از دفن میّت سر کی طرف سے سورۂ بقرہ کا پہلا رکوع اور پیروں کی طرف سے سورہ بقرہ کا آخری رکوع پڑھ کر دُعا مانگنی چاہیے آیا یہ دُعا شرعی طور پر جائز ہے یا نہیں اگر جائز ہے تو یہ دُعا بیٹھ کر مانگی جائے یا کھڑے ہو کر اور ہاتھ اُٹھا کر یا ہاتھ اُٹھائے بغیر۔

الجواب باسم ملهم الصواب حامدا ومصليا

نمازِ جنازہ کے فوراً بعد وہیں بیٹھ کر یا صفوں کو توڑ کر وہیں ٹھہر کر انفرادی یا اجتماعی طور پر دُعا مانگنا اور ایصالِ ثواب کرنا درست نہیں۔ نمازِ جنازہ پڑھ کر فوراً جنازہ اُٹھانا چاہیے اور جنازہ لے جاتے ہوئے۔ انفرادی طور پر چپکے چپکے دُعا کی جا سکتی ہے۔

بحر الرائق ج ۲ ص: ۱۸۳ میں ہے لا يدعو بعد التسليم كما في الخلاصة (سلام پھیر لینے کے بعد دُعا نہ کرے)۔

مرقات شرح مشکوٰۃ میں ہے ۔ ولایدعو للمیت بعد صلاۃ الجنازۃ لانہ یشبہ الزیادۃ فی صلاۃ الجنازۃ ۔ ج : ۴ ص : ۶۴

(ترجمہ : نمازِ جنازہ کے بعد میت کے لیے دُعا نہ کرے کیونکہ یہ نمازِ جنازہ میں زیادتی کے مشابہ ہے ۔)

خلاصۃ الفتاوٰی میں ہے ولا یقوم بالدعاء فی قراءۃ القرآن لاجل المیت بعد صلاۃ الجنازۃ وقبلھا ۔ ج : ۱ ۔ ص : ۲۲۵

(نمازِ جنازہ کے بعد اور اسی طرح اس سے پہلے میّت کے لیے قرآن پڑھ کر دُعا نہ کی جائے)

(۲) دفن کے بعد سورہ بقرہ کا اوّل و آخر پڑھنا درست ہے، مشکوٰۃ شریف میں ہے عَنْ عبداللہ بن عمر قال سمعت النبی صلّی اللہ علیہ وسلّم یقول اذا مات احدکم فلا تحبسوہ وأسرعوا بہ الی قبرہ ولیقرأ عند رأسہ فاتحۃ البقرۃ وعند رجلیہ بخاتمۃ البقرۃ رواہ البیہقی فی شعب الایمان وقال والصحیح انہ موقوف علیہ ۔

(ترجمہ : حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما کہتے ہیں کہ میں نے نبی صلّی اللہ علیہ وسلّم کو یہ فرماتے ہوئے سُنا کہ جب تم میں سے کوئی مرجائے تو اس کو مت روکو اور جلدی اس کو اس کی قبر کی طرف لے جاؤ اور اُس کے سر کی جانب سورہ بقرہ کا ابتدائی حصّہ اور اس کے پیروں کی جانب سورہ بقرہ کا آخری حصّہ پڑھا جائے ۔)

(۳) دفن کے بعد دُعا کرنا بھی مسنون ہے ۔ مرقات شرح مشکوٰۃ ج : ۴ ۔ ص : ۵۷ پر ایک حدیث نقل کی ہے ۔

عَن عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ تعالیٰ قال واللہ لکأنی اری رسول اللہ صلّی اللہ علیہ وسلّم فی غزوۃ تبوک وھو فی قبر عبداللہ ذی البجادین وابوبکر وعمر یقول ادنیا منی اخاکما واخذہ من قبل القبلۃ حتیٰ اسندہ فی لحدہ ثم خرج رسول اللہ صلّی اللہ علیہ وسلّم وولاھما العمل فلما فرغ من دفنہ استقبل القبلۃ رافعا یدیہ یقول اللّٰھم انی امسیت عنہ راضیا فارض

عنه وكان ذلك ليلاً فوالله لقد رأيتني ولوددت انى مكانه

(ترجمہ: حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ واللہ گویا کہ میں غزوہ تبوک میں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلّم کو دیکھ رہا ہُوں جبکہ آپ عبداللہ ذی البجادین رضؓ کی قبر میں تھے اور ابوبکر اور عمر بھی تھے اور آپ (ان دونوں سے) فرما رہے تھے کہ اپنے بھائی کو میرے قریب کرو۔ اور آپ نے عبداللہ ذی البجادین رضؓ کی میّت کو قبلہ کی جانب سے لیا یہاں تک کہ اُن کو اُن کی لحد میں لٹا دیا۔ پھر رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلّم قبر سے باہر تشریف لائے اور باقی کام ابوبکر وعمر رضؓ کے سپرد کیا۔ جب اُن کی تدفین سے فارغ ہُوئے تو نبی صلی اللہ علیہ وسلّم قبلہ رُخ ہُوئے اور اپنے ہاتھ اُٹھا کر یہ دُعا مانگی۔ اے اللہ میں ان (عبداللہ) سے راضی ہُوا آپ بھی اُن سے راضی رہیے۔

حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ وہ رات کا وقت تھا اور واللہ مجھے تمنّا ہُوئی کہ میں عبداللہ ذی البجادین کی جگہ ہوتا۔

(۴) یہ دُعا کھڑے ہو کر کی جائے۔

زاد المعاد میں ہے وكان اذا فرغ من دفن الميت قام على قبره هو واصحابه وسأل له التثبيت ج: ۱ ص: ۱۷۸

مرقات میں ہے وقد ورد فی خبر ابی داؤد انه عليه الصّلاة والسّلام كان اذا فرغ من دفن الرجل يقف عليه ويقول استغفروا الله لاخيكم واسألوا له التثبيت ج: ۴ - ص: ۸۱ -

(۵) جواب نمبر ۳ میں جو حدیث مذکور ہے اس میں تصریح ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلّم نے ہاتھ اُٹھا کر دُعا مانگی تھی، لہٰذا دفن کے بعد ہاتھ اُٹھا کر دُعا کرنی چاہیے۔

فقط واللہ تعالیٰ اعلم۔